Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم اتوار

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۸ ذوالحجہ ۱۳۹۷ھ ✽ ۲۰ نبوت ۱۳۵۶ ہش ✽ ۲۰ نومبر ۱۹۷۷ء | نمبر ۲۶۱

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۰ نبوت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت پہلے سے بہتر ہے البتہ تاحال ضعف ہے

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے جامعہ احمدیہ ہال میں "تبلیغ و تبشیر" کے موضوع پر طلبہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے طلبہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور بہت سی قیمتی نصائح فرمائیں۔

(الامین للجمیعۃ العلمیہ للجامعۃ الاحمدیہ ربوہ)

نئے سال کا وعدہ کتنا ہونا چاہیئے؟

مخلصین جماعت تحریک جدید کے نئے سال کا وعدہ پیش کرتے وقت حسبِ ذیل امور کا خیال رکھیں :-

۱۔ مالی استطاعت کے مطابق وعدہ پیش کیا جائے۔ اگر ایک ہزار روپیہ دینے کی استطاعت ہے تو ۹۹۹/- روپے نہ پیش کئے جائیں بلکہ ایک ہزار ہی پیش کیا جائے۔

۲۔ کوئی وعدہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ سے کم نہ ہو۔

۳۔ گذشتہ سال کے وعدہ کی نسبت کم از کم دس فیصد اضافہ پیش کیا جائے۔

۴۔ اب کم سے کم وعدہ ۱۰ روپیہ کی بجائے ۲۴/- روپیہ فی کس مقرر ہوا ہے۔ اس سے کم وعدہ نہ پیش کیا جائے۔ البتہ بچوں سے جس قدر بھی وہ دیں لے لیا جائے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

فوری ضرورت

فضل عمر ہسپتال کے لئے ریڈیوگرافر ایکسرے ٹیکنیشن کی فوری ضرورت ہے تنخواہ حسب کوالیفیکیشن و تجربہ معقول دی جائے گی۔ خواہشمند دوست اپنی درخواست لے کر فوری طور پر خاکسار کو ہسپتال میں ملیں۔

چیف میڈیکل آفیسر
فضل عمر ہسپتال ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات ہمیشہ کاملین اُمت کے ذریعہ دنیا میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں

آپ سے ایسے امور صادر ہوئے جو بشری طاقت سے بالا اور الٰہی رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں

"ایک عظیم الشان معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ تمام نبیوں کی وحی منقطع ہو گئی اور معجزات نابود ہو گئے اور ان کی اُمت خالی اور تہی دست ہے صرف قصے ان لوگوں کے ہاتھ میں رہ گئے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی منقطع نہیں ہوئی اور نہ معجزات منقطع ہوئے بلکہ ہمیشہ بذریعہ کاملینِ اُمت جو شرفِ اتباع سے مشرف ہیں ظہور میں آتے ہیں اِسی وجہ سے مذہبِ اسلام ایک زندہ مذہب ہے اور اس کا خدا زندہ خدا ہے چنانچہ اس زمانہ میں بھی اس شہادت کے پیش کرنے کے لئے یہی بندہ حضرت عزت موجود ہے اور اب تک میرے ہاتھ پر ہزارہا نشان تصدیق رسول اللہؐ اور کتاب اللہ کے بارہ میں ظاہر ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ کے پاک مکالمہ سے قریباً ہر روز مشرف ہوتا ہوں۔"

(چشمہ مسیحی صفحہ ۱۸ طبع اوّل)

"بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سیّد و مولیٰ سیّد الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مُٹھی کفّار پر چلائی اور وہ مُٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مُٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا۔ اسی معجزہ کی طرف اللہ جلّ شانہٗ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمٰی یعنی جب تُو نے اس مُٹھی کو پھینکا تو تُو نے نہیں پھینکا بلکہ خدا تعالیٰ نے پھینکا یعنی درپردہ الٰہی طاقت کام کر گئی انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔ اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف اُنگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آ گیا تھا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۶۵ تا صفحہ ۶۷)

پبلشر: مسعود احمد ✽ پرنٹر: سید عبدالحی ✽ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ✽ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۲۰ نبوت ۱۳۵۶ ہش
۲۰ نومبر ۱۹۷۷ء

وقفِ جدید ــــ وقت کی ایک اہم ضرورت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اکاون سالہ مبارک عہدِ خلافت میں جماعت کے سامنے جو عظیم تحریکیں پیش فرمائیں اور جو کہ سبھی اپنے اپنے رنگ میں جماعت کے لئے نہایت مفید اور خیر و برکت کا باعث بنیں ان ہی سے آخری تحریک، تحریکِ وقفِ جدید ہے جس کا آغاز حضور نے ۱۹۵۷ء میں فرمایا۔

حضور نے اس تحریک کو جماعت کے سامنے پیش کرتے ہوئے اپنی اس تمنا اور تڑپ کا اظہار فرمایا کہ:-

"میں چاہتا ہوں کہ جن کے دل میں یہ خواہش پائی جاتی ہو کہ وہ حضرت خواجہ معین الدین صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر چلیں تو جس طرح جماعت کے نوجوان اپنی زندگیاں تحریکِ جدید کے ماتحت وقف کرتے ہیں (اسی طرح) وہ اپنی زندگیاں (اب) براہِ راست میرے سامنے وقف کریں تاکہ میں ان سے ایسے طریق پر کام لوں کہ وہ مسلمانوں کو تعلیم دینے کا کام کر سکیں۔ وہ مجھ سے ہدایتیں لیتے جائیں اور اس ملک میں کام کرتے جائیں۔ ہمارا ملک آبادی سے بالکل ویران نہیں لیکن روحانیت سے بہت ویران ہو چکا ہے اور آج بھی اس میں چشتیوں کی ضرورت ہے، سہروردیوں کی ضرورت ہے، نقشبندیوں کی ضرورت ہے ..... میں چاہتا ہوں کہ جماعت کے نوجوان ہمت کریں اور اپنی زندگیاں اس مقصد کے لئے وقف کریں۔"

(فرمودہ ۹ر جولائی ۱۹۵۷ء)

یہ ہے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وہ مبارک ارشاد جو کہ تحریکِ وقفِ جدید کی بنیاد بنا۔ حضور رضی اللہ عنہ نے اس کی کامیابی کے متعلق بڑی تحدی اور دردمندی کے ساتھ یہ فرمایا کہ:-

"میرے دل میں چونکہ خدا تعالیٰ نے یہ تحریک ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ اگر جماعت کا ایک فرد بھی میرا ساتھ نہ دے تو خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتے آسمان سے اتارے گا۔"

(الفضل ۷ر جنوری ۵۸ء)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ تحریک جماعت کے سامنے پیش فرمانے کے بعد جلد ہی بیمار ہو گئے اور اپنی لمبی اور مسلسل بیماری کی وجہ سے اس کی طرف احباب کو بعد میں زیادہ متوجہ نہ کر سکے لیکن اس کے باوجود یہ تحریک خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی کے ساتھ چلتی رہی اور اس کے بڑے مفید اور مبارک نتائج ظاہر ہوتے رہے۔ بعد میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے عہدِ خلافت میں اس کی طرف پھر احبابِ جماعت کو متوجہ کیا اور حضور کی پُرتاثیر آواز نے اس تحریک کو از سرِ نو تقویت بخشی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں جو خطبات ارشاد فرمائے ان میں تین اہم امور کی طرف بالخصوص جماعت کو توجہ دلائی ہے جن کا خلاصہ خود حضور ہی کے الفاظ میں یہ ہے کہ:-

(۱) "زیادہ سے زیادہ واقفین اس تحریک میں شمولیت کے لئے اپنے نام پیش کریں۔"

(۲) "جو دوست اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں وہ اپنے وعدوں پر دوبارہ غور کریں ... وہ دوست جنہوں نے ابھی تک وقفِ جدید کی مالی تحریک میں حصہ نہیں لیا ..... انہیں اس میں شامل ہونا چاہیئے۔"

(۳) "میں احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ ... وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اُسے پُر کرو ..... اور ایک لاکھ روپیہ اس تحریک کے لئے جمع کرو۔"

یہ ہے خلاصہ تحریک وقفِ جدید کے سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطالبات کا! ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ مطالبات بار بار جماعت کے سامنے آتے رہیں اور ان کی اہمیت مختلف پیرایوں میں واضح کی جاتی رہے تاکہ مخلصینِ جماعت ان کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دیں اور ان کی تعمیل کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

حال ہی میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں حضور نے احمدی بچوں کو "دفتر اطفال وقفِ جدید" کو پورا کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ایک خصوصی مہم چلا کر وقفِ جدید کے ننھے معاونین خصوصی میں بچوں کو شامل کرنے کی سعی کا آغاز کیا ہے۔ جہاں تک جماعت کے بچوں کا تعلق ہے ہمیں یقین ہے کہ اگر ان پر اس تحریک کی اہمیت ان کے فہم کے مطابق آسان اور سادہ لفظوں میں بار بار واضح کی جاتی رہے تو وہ حضور ایدہ اللہ کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہر قربانی پیش کر دیں گے اور اس سلسلہ میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کا مظاہرہ کریں گے لیکن اس کی اہمیت کو ان پر واضح کرنا بہر حال بڑوں کی ذمہ داری ہے۔ اگر تمام احمدی والدین اپنے بچوں کو اس کی ترغیب دلائیں تو احمدی بچے اپنے جیب خرچ میں سے ہی (جو انہیں والدین کی طرف سے ملتا ہے) بآسانی اسے پورا کر سکتے ہیں۔

تحریکِ وقفِ جدید جماعت کی ایک حقیقی ضرورت کو پورا کرتی ہے۔ جماعت کے احباب کو اور عمومی طور پر پاکستان کے عوام کو قرآن کریم پڑھانے، سکھانے اور اس پر عمل کرنے کی تلقین کرنا بلاشبہ وقت کی بڑی اہم ضرورت ہے۔ مگر تربیتِ اولاد کی جو نازک ذمہ داری تمام احمدی والدین پر عائد ہوتی ہے اس کے ضمن میں بھی یہ تحریک بڑا اہم کام سرانجام دے رہی ہے بالخصوص دیہی آبادی میں معلمینِ وقفِ جدید بڑا مفید کام کر رہے ہیں اور اس کے بابرکت نتائج بھی ظاہر ہو رہے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ وقفِ جدید کے قیام کی غرض و غایت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"بدلے ہوئے حالات میں ہماری قربانیاں اور ہمارے خدمت کے طریق بدل جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اور اپنی محبوب جماعتوں کو نئی راہیں بتاتا ہے اور انہیں نئے طریقے سکھاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی ایک طریقہ یا ایک سبیل یا ایک راہ یا ایک صراطِ مستقیم وقفِ جدید کی شکل میں ہمارے سامنے رکھی ہے۔ وقفِ جدید کی روح یہ ہے کہ وقف کی روح کے ساتھ بنی نوع انسان کی خدمت میں وسعت پیدا کی جائے۔ چنانچہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا دراصل یہی منشا تھا .... حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دماغ میں یہ بات آئی تھی کہ وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے کام میں وسعت پیدا کریں اور ان لوگوں کے ذریعہ جو تھوڑا گزارہ لیں تعلیمی، تربیتی اور تدریسی کام لیا جائے۔"

(الفضل ۱۶ر فروری ۷۲ء)

یہ اہم کام وقفِ جدید کے ذریعے گزشتہ ۱۸ سال سے بصورتِ احسن سرانجام دیا جا رہا ہے۔ اس عرصہ میں ہزاروں افراد نے اس سے استفادہ کیا اور ہزاروں ہی بچوں، بچیوں اور نوجوانوں کو اس کے ذریعہ قرآن کریم پڑھایا گیا اور ان کی دینی تربیت کی گئی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتیں اور عہدیداران جماعت بار بار اس تحریک کی افادیت واضح کرتے رہیں تاکہ اس میں مزید وسعت پیدا کی جا سکے اور یہ تحریک خلیفۂ وقت کی خواہش کے مطابق ملک میں تدریسی اور تربیتی کام کر سکے۔

درخواستِ دعا خاکسار کی اپریشن کے بعد طبیعت کچھ بحال ہو گئی تھی لیکن اب پھر تکلیف اور بہت کمزوری ہے۔ مثانہ میں انفیکشن ہو گئی ہے جس کا اثر خون میں بھی ہے۔ ابھی تک انفیکشن کنٹرول نہیں ہو سکی۔ احباب جماعت میری صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں۔

(محمد صدیق امرتسری ۴۴ میکلوڈ روڈ۔ لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عید الاضحیہ اور اُس کا مقصد اور اہمیت

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ انچارج سورینام مشن

ریڈیو سورینام سے نشر کیا گیا

برادران! مسلمانوں کے لئے اسلام میں دو تہوار مقرر کئے گئے ہیں ایک عید الفطر روزوں کے مہینہ رمضان المبارک کے ختم ہونے پر اور دوسرا تہوار عید الاضحیٰ ہے جو اسلامی مہینہ ذوالحجہ کی ۱۰ تاریخ کو منایا جاتا ہے عید الاضحیٰ کے معنے ہیں "قربانیوں کی عید" اس عید کے موقع پر یہ حکم ہے کہ جو مسلمان مالی طاقت رکھتا ہو اسے جانوروں کی قربانی میں شامل ہونا چاہیئے۔ حضرت مسیح محمدی مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عید کی قربانیوں کی غرض بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتا ہے یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔"

(چشمہ معرفت صفحہ ۹ حاشیہ)

سامعین! عید پر جانوروں کی قربانی کے اس مقصد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے کہ جانور کی قربانی تو ایک ظاہری نشان ہے اس بات کا کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کے حکموں کے آگے اپنی ہر چیز کو قربان کر دیں گے۔ یہی تو اسلام کے معنی ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا خوب فرمایا ہے:-

"اسلام چیز کیا ہے خدا کیلئے فنا
ترک رضائے خویش پئے مرضی خدا"

فرمایا:-

"اسلام کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا اور اپنے تمام ارادوں کو کھوئے جانا اور خدا کے ارادہ اور مرضی میں محو ہو جانا اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کر لینا اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا۔ نہ کسی اور بنا پر۔"

(لیکچر لاہور)

بھائیو! یہ عید کی قربانیاں ایک بڑے عظیم الشان واقعہ کی یادگار ہیں اسلامی تعلیم کے مطابق ان کا تعلق حضرت ابراہیم علیہ السلام ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور حضرت ابراہیم کی بیوی حضرت ہاجرہ کے ساتھ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ اختیار کرنے کے علاوہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نمونہ پر چلنے کی بھی تاکید یوں فرمائی ہے:-

"قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ" (الممتحنہ)

یعنی ابراہیم اور اس کے ساتھیوں میں تمہارے لئے اسوہ حسنہ یعنی ایک اچھا نمونہ ہے۔

عید کی قربانیاں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اس کی بیوی اور بچے کے جس واقعہ فداکاری، وفاداری اور جاں نثاری کی یادگار ہیں۔ قرآن کریم نے اس کی تفصیل یوں بیان فرمائی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کے پیارے نبی ابراہیم خدا کے حکم سے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے اور بیٹا یعنی حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بھی مسکراتے ہوئے ہونٹوں کے ساتھ خاک و خون میں تڑپنے کے لئے تیار ہو گیا۔ لیکن اس کے ماتھے پر بل تک نہ آیا۔ وہ پیشانی کے بل لیٹ گیا اور اپنے باپ سے عرض کرنے لگا:

يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ

اے میرے باپ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کیجئے۔

اللہ تعالیٰ کو باپ بیٹے کی یہ قربانی کا جذبہ اور عمل اتنا پسند آیا کہ ان کو ظاہری قربانی سے روک دیا اور اس کی یادگار کو رہتی دنیا تک قائم رکھنے کا حکم دے دیا۔ آج لاکھوں کروڑوں جانور اسی یاد کو تازہ کرنے کے لئے ذبح کئے جاتے ہیں۔

بیٹا ذبح کرنے کی ایک تعبیر یہ بھی ہے کہ اے ابراہیم تم اپنے بیٹے اسمٰعیل کو ایسی جگہ پر چھوڑ آؤ جہاں زندگی کے ظاہری سامان نہیں ہیں اور وہاں بیٹے کو چھوڑ دینا یقیناً موت کے منہ میں دینے کے برابر ہے۔ کتنا حوصلہ ہے حضرت ہاجرہ کا اور کتنا بڑا ایمان ہے حضرت ابراہیم کا کہ پیاری بیوی اور پلوٹھے بیٹے کو جنگل میں چھوڑ کر جا رہے ہیں اور خدا پر ان کا کتنا یقین ہے کہ وہ ان کی حفاظت کرے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام ایسے سفر پر روانہ ہوئے تو ابھی تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ ان کا دل بھی بے چین ہو گیا۔ درد سے بھر گیا۔ آپ نے اپنے مولا سے رو رو کر جو دعا کی وہ قرآن کریم میں اس طرح بیان کی گئی ہے کہ:-

رَبَّنَآ اِنِّىْٓ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ

(ابراہیم: ۳۸)

یعنی اے ہمارے رب میں نے اپنی اولاد کے ایک حصہ کو تیرے عزت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں لا بسایا ہے جہاں کوئی کھیتی نہیں ہوتی اے میرے رب میں نے ایسا اس لئے کیا ہے تا وہ نماز قائم کریں۔ پس تو لوگوں کے دل ان کی طرف جھکا دے اور انہیں مختلف پہلوؤں سے رزق دے تا کہ وہ ہمیشہ تیرا شکر ادا کرتے رہیں۔

یہ دعا جس شان سے پوری ہوئی آج بھی مکہ کا ذرہ ذرہ اس پر گواہ ہے۔ دنیا کی ہر نعمت اور دنیا کا ہر پھل وہاں مل جاتا ہے۔ حضرت ابراہیم کی اس دعا کی قبولیت بہت جلد شروع ہو گئی تھی۔ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیل علیہما السلام پر چند روز بعد اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہونا شروع ہو گیا تھا۔ جب حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہما السلام کی کھجوریں اور پانی ختم ہو گئے اور بچہ اسمٰعیل (علیہ السلام) مارے پیاس کے تڑپنے لگا تو حضرت ہاجرہ پانی کی تلاش میں کبھی صفا پہاڑ پر اور کبھی مروہ پہاڑی پر چڑھتیں۔ آپ نے بڑی بے تابی کے ساتھ ان پہاڑوں کے سات چکر لگائے کہ شاید کوئی شخص نظر آئے مگر ایسا نہ ہو سکا۔ آج تمام حاجی صفا اور مروہ پہاڑیوں کے درمیان سات چکر لگاتے ہیں اور اس یاد کو تازہ کرتے ہیں۔ حضرت ہاجرہ نے صفا اور مروہ کے درمیان آخری چکر لگایا تھا کہ آواز آئی کہ گھبراؤ نہیں۔ جاؤ دیکھو کہ تمہارے بیٹے اسمٰعیل (علیہ السلام) کے پاس اللہ نے ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جنگل میں منگل کر دکھایا یہ چشمہ وہی ہے جسے زمزم کے نام سے موسوم کیا گیا ہے جس سے ساری دنیا کے مسلمان برکت حاصل کرتے ہیں اس چشمہ کی وجہ سے ماں بیٹے کو زندگی حاصل ہوئی۔ اور مکہ کی بیابان وادی ایک آباد اور مقدس شہر بن گئی۔ خدا اسے ہمیشہ آباد رکھے اور ہم احمدی مسلمانوں کے لئے بھی حج کے لئے راستہ کا امن حاصل ہو۔ اور ہم پہلے کی طرح اپنی آنکھوں کو ان جگہوں کی زیارت سے ٹھنڈا کرتے رہیں۔ آمین!

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جوان ہوئے تو حضرت ابراہیم علیہ السلام فلسطین سے واپس آ گئے اور خدا کے حکم سے باپ بیٹے نے شہر مکہ میں ایک عبادت خانہ کی تعمیر کی۔ یہی خانہ کعبہ ہے جس کا دوسرا نام بیت اللہ ہے جو تمام مسلمانوں کا قبلہ ہے۔ یہی وہ خدا کا گھر ہے جو حضرت آدم علیہ السلام کے ذریعہ بنایا گیا تھا مگر زمانہ کی گردش سے اس کے نشانات مٹ گئے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے بیٹے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذریعہ اسے دوبارہ انہی بنیادوں پر پھر کھڑا کر دیا۔

بھائیو یہ ہے اصل واقعہ جس کی یاد میں عید الاضحیہ منائی جاتی ہے۔ خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ اصل مقصد اور غرض قربانی سے یہ ہے کہ انسان خدا کے لئے اور اس کی مرضی کے لئے اپنی جان، مال اور اولاد قربان کر دے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرسکے اپنے آپ کو تیار کرے۔ جانور کی قربانی اس اقرار کا صرف ایک ظاہری نشان ہے۔

پیشگوئیوں کے مطابق جماعت احمدیہ بھی خدا تعالیٰ نے اپنے ایک مرسل کے ذریعہ خود قائم کی ہے مقصد یہ ہے کہ اس کی راہنمائی میں آج پھر ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ اور اسوہ حسنہ پر چلنے والے بن جائیں۔ نہ صرف خود اسلام پر عمل کرنے والے احمدی مسلمان بنیں بلکہ اسلام کو ساری دنیا میں پھیلا کر کرہ ارض پر اسے غالب کر دکھائیں جس کا مطلب یہ ہے کہ روئے زمین پر بسنے والی تمام قومیں خواہ وہ کالے رنگ کی ہوں یا سفید رنگ کی۔ زرد رنگ کی ہوں یا گندمی رنگ کی۔ انہیں اسلام کے جھنڈے تلے لایا جائے جس جھنڈے پر لکھا ہے :-

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اور یہ تبھی ہو سکتا ہے کہ جب دنیا کے تمام احمدی مسلمان ایسے ہوں جن کی زندگیوں میں اسلام کا عملی نمونہ نظر آئے۔ ان کا خدا سے ایسا پیار ہو کہ وہ خدا کی راہ میں ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے نصیحت فرمائی ہے کہ :-

"توحید کو دنیا بھر میں قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے پورا حصہ لو اور یہ محبت ثابت نہیں ہو سکتی جب تک عملی حصہ کامل نہ ہو۔ نری زبان سے ثابت نہیں ہوتی ...... زبانی اقرار کے ساتھ عملی تصدیق کر رہی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرو اور یہی اسلام ہے اور یہی وہ غرض ہے جس کے لئے مجھے بھیجا گیا ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ جلد ۳ صفحہ ۱۸۸)

بھائیو! آؤ اسلام کو اپنی زندگیوں میں پیدا کریں۔ نام کے مسلمان نہ رہیں عمل کے ذریعہ اپنے اسلام کا ثبوت دیں۔ یہی مقصد عید کی قربانیوں کا ہے کہ تصویری زبان میں جانور کی قربانی سے ہم اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنی وفاداری اور جاں نثاری کے جذبہ کا اظہار کرتے ہیں۔ ہم اس جذبہ اور جوش کو اپنے اندر پھر سے پیدا کریں اور اقرار کریں کہ خدا نے جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ہم ان کو کریں گے اور جن باتوں سے اس نے روکا ہے۔ اس سے بچیں گے۔ یہی تقویٰ ہے جو قربانی کی اصل روح ہے اور جو خدا تعالیٰ تک پہنچتا ہے جانور کی قربانی میں حصہ اسی روح اور جذبہ سے لیں۔ جانوروں کی قربانی کسی فخر اور بڑائی کے لئے نہ ہو۔ کسی تکلیف پہنچانے کے لئے نہ ہو۔ صرف گوشت کھانے اور زبان کے چٹخارے کے لئے نہ ہو بلکہ جانوروں کی قربانی میں حصہ لیں صرف اس لئے کہ خدا کا حکم ہے اس لئے کہ خدا خوش ہو۔ اس لئے کہ ہم خدا کے حضور یہ ظاہر کرنے والے ہوں کہ خدایا اسی طرح ہماری ہر چیز تیرے پر قربان ہے ہم حضرت ابراہیم علیہ السلام بنیں۔ حضرت ہاجرہ بنیں۔ حضرت اسماعیل بنیں۔ تبھی قربانی کا فائدہ ہے۔ جس دن خدا کی محبت ہمارے دلوں میں حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی طرح پیدا ہو جائے گی۔ یہی دن اصل عید اور خوشی کا دن ہو گا۔ اور وہی اسلام کے غلبہ کا دن ہو گا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے دل میں اپنی محبت بھر دے ہمیں جذبۂ قربانی دے۔ تقویٰ کا نور دے اور ہم باعمل مسلمان بن جائیں۔ ایک طرف ہم اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے والے بن جائیں اور دوسری طرف ساری مخلوق کی خدمت کرنے والے ہوں۔ ان سے محبت کرنے والے ہوں۔ ان سے پیار کرنے والے ہوں۔ آمین۔

○

پاکستان نیوی میں بھرتی
بحیثیت SAILOR

پاکستان نیوی میں مختلف شعبوں مثلاً SEA-MAN ۔ میڈیکل۔ سٹیورڈ۔ باورچی۔ میوزیشن وغیرہ میں میٹرک اور اس سے کم تعلیم والے نوجوان جن کی عمر ۱/۸/۷۷ء کو ۱/۲ ۱۵ تا ۲۱ سال ہو بھرتی کرنے والی پاکستان نیوی ٹیم کے سامنے پیش ہو کر اس موقع سے فائدہ اٹھائیں بھرتی کے مقام اور تاریخ نوائے وقت مورخہ ۱۵/۱۱/۷۷ میں ملاحظہ فرمائیں۔

نزدیکی دفتر روزگار یا ڈسٹرکٹ آرمڈ سروسز بورڈ سے مزید تفصیلات حاصل کریں
(نوائے وقت ۱۵/۱۱/۷۷)

(ناظر تعلیم)

○

الفضل خود بھی پڑھئے اور غیر از جماعت دوستوں کو بھی مطالعہ کے لئے دیجئے!

○

حضرت عیسیٰ ؑ آسمان پر نہیں اٹھائے گئے

ایک نیا حوالہ!

(محترم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل نائب ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی))

تفسیر جلالین میں لکھا ہے :-

"عَاشَتْ اُمُّہٗ بَعْدَہٗ سِتَّ سِنِیْنَ" (جلالین کانپوری۔ زیر آیت وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ۰ (آل عمران ع ۶)

یعنی واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم چھ سال تک بقید حیات اور زندہ رہیں۔

الصّافی شرح اصول الکافی کتاب الحجۃ اور تہذیب الاحکام میں جو شیعہ احباب کی چوٹی کی کتب ہیں لکھا ہے :-

"قُلْتُ لِاَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ غَسَّلَ فَاطِمَۃَ عَلَیْہَا السَّلَامُ۔ قَالَ ذَاکَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ فَکَاَنِّیْ اسْتَعْظَمْتُ ذٰلِکَ مِنْ قَوْلِہٖ - فَقَالَ کَاَنَّکَ ضِقْتَ بِمَا اَخْبَرْتُکَ بِہٖ - قَالَ فَقُلْتُ قَدْ کَانَ ذَاکَ جُعِلْتُ فِدَاکَ۔ قَالَ فَقَالَ لَا تَضِیْقَنَّ فَاِنَّہَا صِدِّیْقَۃٌ وَلَمْ یَکُنْ یُغَسِّلُہَا اِلَّا الصِّدِّیْقُ۔ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ مَرْیَمَ لَمْ یُغَسِّلْہَا اِلَّا عِیْسٰی۔"

یعنی راوی نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے عرض کی کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کو غسل کس نے دیا تھا؟ تو آپ نے فرمایا امیر المومنین حضرت علیؓ نے۔ میں نے آپ کی بات کو بڑا جانا۔ آپ نے پوچھا کہ کیا میری اس بات سے تم تنگدل ہوئے ہو؟ میں نے عرض کی کہ ایسا ہی ہے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ امام صاحب نے مجھے فرمایا تم تنگ دل نہ ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ صدیقہ معصومہ تھیں اور ان کو صدیق معصوم ہی غسل دے سکتا تھا۔ کیا تمہیں علم نہیں کہ حضرت مریم صدیقہؑ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے غسل دیا تھا؟"

(الصّافی شرح اصول الکافی کتاب الحجۃ جزء سوم حصہ دوم باب ۱۱۲ چہارم اصل ص ۱۹۱ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ۔)

حضرت مریمؑ واقعہ صلیب کے بعد چھ سال تک زندہ رہیں اور جب وہ فوت ہوئیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر ہی ان کے ساتھ موجود تھے جنہوں نے اپنی والدہ صاحبہ کو غسل دیا وہ آسمان پر ہرگز نہیں گئے تھے۔

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر روزنامہ "الفضل" کا

خاص نمبر شائع ہو گا

حسب معمول اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر "الفضل" کا بالتصویر سالانہ نمبر شائع ہو رہا ہے۔ جماعت کے اہل قلم حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے قیمتی مضامین جلد ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔ مشتہرین کرام بھی جلد از جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوائیں تاخیر سے موصول ہونے والے اشتہارات ممکن ہے جگہ حاصل نہ کر سکیں۔
ایجنٹ حضرات کو متینہ پرچے زائد درکار ہوں اس کی اطلاع بھی دفتر ہذا کو جلدی دیں۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۷ء کی مختصر رُوداد

(۲)

(سلسلہ کے لئے دیکھئے الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۷۷ء)

اجلاس دوم

دوسرا اجلاس نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ساڑھے تین بجے زیرِ صدارت محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ شروع ہوا۔

تلاوتِ قرآنِ پاک امۃ الشافی شائستہ صاحبہ نے کی۔ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ نے نظم سُنائی۔

عہدنامہ دُہرانے کے بعد محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے افتتاحی خطاب میں فرمایا۔

یہ تین دن بہت بابرکت ہوتے ہیں۔ ان دنوں میں آپ اپنا وقت ضائع نہ کریں اور دعاؤں پر بہت زور دیں۔ صفائی کا خیال رکھنے اور تلاوتِ قرآن مجید خاموشی سے سُننے کی نصیحت فرمائی۔

اس کے بعد آپ نے اس سال گزرنے والے سب سے المناک سانحہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ مبشر اولاد میں سے تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچپن سے ہی رؤیا اور کشوف کی نعمت سے نوازا تھا۔ آپ کی پیدائش سے قبل ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کے اعلیٰ بخت کی خبر دیدی گئی تھی اور آپ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو خبر بھی دی وہ حرف بحرف پوری ہوئی۔ آپ نماز میں غیر معمولی شغف رکھتی تھیں یہاں تک کہ بہت زیادہ بیماری میں بھی لیٹے لیٹے اتنی لمبی نماز پڑھتیں کہ بعض اوقات ضعف ہو جاتا۔

آپ جماعت اور جماعت کے ہر فرد کے لئے خواہ اُس نے دعا کی درخواست کی ہو یا نہ کی ہو درد دل سے دعا فرماتی تھیں۔

آپ کو خلافت سے بے انتہا عقیدت و احترام تھا۔ تمام خلفاء کا بے انتہا ادب کرتی تھیں۔ اگر کبھی آپ محسوس فرماتیں کہ کوئی ادب کے مقام سے ہٹ کر گفتگو کر رہا ہے تو سرزنش فرماتیں۔

آپ کا وجود ساری جماعت کے لئے نمونہ تھا۔ آپ کا ساری جماعت اور خصوصاً عورتوں پر بہت احسان تھا کیونکہ آپ کے ذریعہ سے جماعت کی خواتین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی گھریلو زندگی کی باتوں کا علم ہوتا تھا۔

ہمیں آپ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی زندگیاں اُسی طرح گزارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

آپ کو اپنے بچّوں کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ بچّوں کو نماز میں شغف، خلافت کا احترام، محبت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مکمل اطاعت کرنے کی تلقین کرنی چاہیئے۔

آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا انسانیت پر بہت بڑا احسان ہے آپؐ نے روحانی طور پر اندھوں کو راہ دکھائی۔ حقیقی خدا کا پتہ دیا اور خدا تعالیٰ سے ملنے کا نہ صرف طریق بتایا بلکہ خود عمل کرکے دکھایا اور اب ان حسین باتوں کو دوبارہ بیان کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں پیدا کی اور قرآن مجید کی طرف توجہ دلائی۔ اب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بھی قرآن مجید کی تعلیم کی طرف بہت زور دے رہے ہیں۔ قرآن مجید آپ کے ذہنوں میں وہ جلا پیدا کرے گا جس سے دنیوی علوم بھی آپ پر آسان ہو جائیں گے۔

آپ نے فرمایا کہ اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے اور اس کی تفصیل قرآن مجید نے بیان فرمائی ہے۔ قرآن مجید پر عمل کرکے تمام بُرائیاں مٹ سکتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ساری کتب قرآن مجید کی تفسیر کا انمول خزانہ ہیں۔ پس قرآن کو سکھانے کیلئے اگر آپ کو اپنی اولاد پر سختی بھی کرنی پڑے تو کریں۔ پھر آپ نے مستورات کو اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور نظام کی اطاعت کی طرف توجہ دلائی۔

آپ نے تاریخ لجنہ جلد چہارم کی تالیف کے سلسلہ میں بہنوں سے اس کتاب کے لئے مواد مہیا کرنے کو کہا اور مہمان خانہ مستورات کے لئے زیادہ سے زیادہ چندہ جمع کرنے کی تحریک فرمائی۔

آخر میں آپ نے بے پردگی کو دور کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ اپنے آپ کو، اپنے گھروں کو اور آئندہ نسلوں کو مادہ پرستی کی آگ سے بچاؤ۔

خدا کرے کہ آپ اپنی زندگیاں قرآنی تعلیم کے مطابق گزارنے والیاں ہوں۔ آمین

بعدہٗ محترمہ جنرل سیکرٹری صاحبہ نے ہالینڈ، ٹورنٹو، کینیڈا، کوپن ہیگن، سویڈن اور لیگوس کی لجنات کے پیغامات برائے سالانہ اجتماع پڑھ کر سُنائے۔

اس کے بعد سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ نے لجنات کے شعبہ تعلیم کا جائزہ پیش کیا اور آئندہ سال کے لئے ہدایات دیں۔

شام ۵ بجے حُسنِ قرأت ناصرات شروع ہوا جس کے لئے سورۃ مزمّل کی ابتدائی دس آیات مقرر تھیں۔ منصفین کے فرائض محترمہ امۃ الکریم نزہت صاحبہ، محترمہ ناہید سبوحی صاحبہ اور محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے سرانجام دیئے۔

اس مقابلہ میں ۱۵ ناصرات نے شرکت کی۔

اجلاس سوم

ہمارے بابرکت سالانہ اجتماع کے تیسرے اجلاس کی کارروائی رات ۷ بجکر ۳۰ منٹ پر تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوئی جو محترمہ امۃ الحلیم صاحبہ نے کی۔ محمودہ شریف صاحبہ کراچی نے ترنم سے نظم سُنائی۔

اس اجلاس میں لجنات کا تقریری مقابلہ ہوا۔ ہر مقررہ کو وقت ۵ منٹ فی تقریر دیا گیا۔ منصفین کے فرائض محترمہ قانتہ شاہدہ صاحبہ، محترمہ امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ اور محترمہ بشریٰ بشیر صاحبہ نے سرانجام دیئے۔

اس مقابلہ میں ۲۹ مقررات نے حصّہ لیا۔ عناوین مندرجہ ذیل تھے:۔

۱۔ دلائل ہستی باری تعالیٰ۔
۲۔ قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔
۳۔ دعا کی اہمیت اور برکات۔
۴۔ احمدیت۔ اسلام کی نشأۃ ثانیہ۔
۵۔ خلافتِ احمدیہ کی اہمیت اور برکات

دوسرے و تیسرے اجلاس کی کارروائی کے دوران ناصرات کا حفظِ قرآن کا مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ کے لئے سورۃ رحمٰن کی ابتدائی دس آیات یا سورۃ اعلیٰ مقرر تھی۔ مقابلہ حسن قرأت میں ۴ ناصرات نے حصّہ لیا۔ منصفین کے فرائض محترمہ امۃ الکریم نزہت صاحبہ، محترمہ ناہید سبوحی صاحبہ اور محترمہ رضیہ درد صاحبہ نے سرانجام دیئے۔

رات دس بجے ہمارے تیسرے اجلاس کی کارروائی ختم ہوگئی۔

اجلاس چہارم —— ۵ نومبر بروز ہفتہ

ہمارا چوتھا اجلاس صبح ساڑھے آٹھ بجے خدا تعالیٰ کے پاک کلام سے شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن پاک محترمہ نجم النساء صاحبہ نے کی۔ محترمہ عفت نجیب صاحبہ نے نظم پڑھ کر سُنائی۔

سیکرٹری صاحبہ اصلاح و ارشاد نے اپنی ہدایات پڑھ کر سُنائیں۔

اس کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے درسِ قرآن مجید دیا۔

۹ بج کر ۵۵ منٹ پر محترمہ حفیظہ درد صاحبہ نے ”ذکرِ حبیبؑ“ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے سب سے پہلے حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ کی المناک وفات کا ذکر کیا۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اوصافِ حمیدہ بیان کئے جن میں آپؑ کا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق، اطاعتِ رسولؐ، مہمان نوازی، جماعت سے پیار اور احباب جماعت کے لئے دعا کرنا، غریبوں سے ہمدردی و غمخواری شامل تھی۔

۱۰ بجکر ۳۰ منٹ پر نائبہ سیکرٹری صاحبہ لجنات بیرون نے لجنات بیرونِ پاکستان کی رپورٹیں پڑھ کر سُنائیں۔

اس کے بعد سیکرٹری صاحبہ ناصرات الاحمدیہ نے ہدایات پڑھ کر سُنائیں۔

۱۱ بجکر ۸ منٹ پر حضور پُرنور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تشریف لائے۔ آپ کے کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہونے پر ہماری کارروائی تلاوتِ قرآن پاک سے شروع ہوئی جو محترمہ امۃ الکریم نزہت صاحبہ نے کی۔ محترمہ امۃ الناصر نصرت صاحبہ نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔

۱۱ بج کر ۱۹ منٹ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے ایمان افروز خطاب سے خواتین کو متمتع فرمایا جو ۴۴ منٹ تک جاری رہا۔ (حضور کی تقریر کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو چکا ہے)

۱۲ بجکر ۶ منٹ پر آپ کا پُربصیرت اور روحانی خطاب پُرسوز لمبی اجتماعی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

(باقی)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تینتیسویں ۳۳ سالانہ اجتماع کی مختصر رُوداد

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ کا ۳۳واں سالانہ اجتماع ۴-۵-۶ نبوت ۱۳۵۶ ہش (نومبر ۱۹۷۷ء) کو مرکزِ سلسلہ ربوہ میں منعقد ہوا۔ اجتماع کے یہ مبارک ایام خدامِ احمدیت نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی ہدایت پر کثرت سے ذکرِ الٰہی کرنے درود شریف پڑھنے اور دعائیں کرنے میں گزارے۔

یہ اجتماع تین سال کے ناغہ کے بعد امسال ۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر کو ہونا تھا جو ملتوی ہو کر دو ہفتہ بعد منعقد ہوا۔ اس کے باوجود پاکستان کے مختلف حصوں کے کثیر خدام کے علاوہ بعض بیرونی ممالک کے خدام نے بھی نمائندگی کی۔

۴ نومبر بروز جمعۃ المبارک اجتماع کا پہلا دن تھا مسجد اقصیٰ کے صحن میں شامیانے نصب کئے جا چکے تھے اور خدام کی رہائش کے لئے جامعہ احمدیہ کی عمارت نیز مسجد اقصیٰ کے قریبی بیرکس میں انتظام کیا گیا تھا۔ خدام کی تعداد کے پیشِ نظر چھولداریوں کا انتظام ہوسٹل جامعہ میں کیا گیا خدام کو کھانا کھلانے کا انتظام مسجد اقصیٰ کے سامنے شامیانے لگا کر ایک اجتماعی طعامگاہ میں کیا گیا۔ اسی طرح دیگر ضروری انتظامات بھی مکمل ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی مناسبت سے خدام کو خاص طور پر مخاطب کیا اور فرمایا خدام الاحمدیہ کا جو اجتماع آج شروع ہو رہا ہے تین سال کے وقفہ کے بعد چوتھا اجتماع ہے۔ تین سال تک خدام الاحمدیہ کو اجتماع کرنے کی اجازت حکومتِ وقت سے نہیں ملتی رہی اس چوتھے سال میں جس انتظامیہ یا حکومت نے ہمیں اجتماع کرنے کی اجازت دی ہے ہم ان کے ممنون اور شکرگزار ہیں اور ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحیح معنوں میں نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے تاکہ وہ عظیم معاشرہ جو اسلام دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے ہمارے ملک میں بھی پیدا ہو جائے۔

حضور نے اس اجتماع کو ذکرِ الٰہی اور دعاؤں کا اجتماع قرار دیتے ہوئے فرمایا اس اجتماع کے دوران آپ زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور زیادہ سے زیادہ اسکے حضور عاجزانہ اور تضرع اور دعا کے ساتھ جھکیں اور اس کی رحمتوں کے حصول کی کوشش کریں۔ حضور نے ہدایت کی کہ اس اجتماع میں جھنڈا نہ لہرایا جائے اور کوئی نعرہ بھی نہیں لگایا جائے گا بلکہ خاموشی کے ساتھ تقاریر سنتے ہوئے آپ کی زبان سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر کا ذکر کرتی رہے یا درود بھیجتی رہے۔

نماز جمعہ کے بعد تین بجے اجتماع کے افتتاح کا پروگرام تھا۔ مسجد کے صحن میں مسجد کے بڑے دروازے کے سامنے سٹیج لگایا گیا تھا۔ نماز جمعہ کے معاً بعد خدام دفتر بیرون سے ٹکٹ حاصل کر کے پنڈال میں جمع ہونے شروع ہو گئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بجکر آٹھ منٹ پر مقامِ اجتماع میں تشریف لائے۔ افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت کلامِ پاک سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے کی۔ اسکے بعد نظم نونہالانِ جماعت سے خطاب مکرم غلام سرور صاحب آف شیخوپورہ نے پڑھی۔

اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے خدام سے خطاب فرمایا جس میں خدام کو ان کے مقام اور ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اس خطاب کا ملخص ۵ نومبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد خدام کے فٹ بال اور کبڈی کے ابتدائی مقابلے جامعہ احمدیہ میں ہوئے جو شام تک جاری رہے۔ کھیلوں سے فارغ ہو کر پنڈال میں خدام نے نماز مغرب و عشاء ادا کیں جس کے بعد محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے "الامام جنّۃ" کے موضوع پر درس قرآن پاک دیا۔

رات سات بجکر ۳۵ منٹ پر مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن پاک مکرم ہادی علی صاحب مربی سلسلہ نے کی بعد ازاں مکرم معتمد صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تعمیل فیصلہ جات شوریٰ اپریل ۱۹۷۶ء کی رپورٹ پیش فرمائی نیز رپورٹ اضافہ جات دورانِ سال پیش کی۔ اس کے بعد درج شدہ تجاویز مع وجوہ پڑھ کر سنائیں۔ بعد ازاں ایجنڈا پر غور کرنے کے لئے ایجنڈا کی تجویز نمبر ۱، ۳ اور تجویز نمبر ۲، ۴ کے لئے دو علیحدہ علیحدہ سب کمیٹیاں تشکیل کی گئیں۔ اوّل الذکر کمیٹی کے صدر مکرم شمیم پرویز صاحب قائد خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ اور سیکرٹری مکرم شیخ مبارک احمد صاحب مہتمم تحریک جدید اور مؤخر الذکر سب کمیٹی کے صدر مکرم منظور احمد صاحب شاد کراچی اور سیکرٹری مہتمم صاحب خدمتِ خلق مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب قریشی مقرر ہوئے۔

آخر میں صدر محترم نے نمائندگانِ شوریٰ کو سنجیدگی سے غور کر کے مخلصانہ مشورے پیش کرنے کی ہدایت کی۔ نیز خدام کو حضور کا یہ ارشاد یاد دلایا کہ وہ اپنے اوقات ذکرِ الٰہی سے معمور رکھیں۔ اس کے ساتھ شوریٰ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

سب کمیٹیوں کے اجلاس اسی رات مسجد اقصیٰ کی بالائی منزل میں ہوئے جو رات گئے تک جاری رہے۔ اس کے بعد تقریری مقابلہ معیار دوم ہوا۔ نیز تلاوت کلام پاک، حفظِ قرآن، ترجمہ و تفسیرِ قرآن اور مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقابلے ہوئے اور رات گیارہ بجے ان مقابلوں کے ساتھ اجتماع کے پہلے روز کے پروگرام ختم ہوئے۔

(باقی)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی ماہ بماہ کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غلبۂ اسلام کے دیوانو۔ احمدیت کے پروانو

سونے کے خوبصورت سادے، جڑاؤ زیورات

اور

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیوں کی

خرید کے لئے

آپ

اپنے محبوب ادارہ

نیو پاک جیولرز

۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

اور

۱۲۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

پر تشریف لاویں

پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

سُرمہ نور کی قیمت۔ چھوٹی شیشی ایک روپیہ پچاس پیسے، بڑی شیشی تین روپے

نورانی کاجل چھوٹی شیشی ڈیڑھ روپیہ بڑی شیشی اڑھائی روپے

شفاخانہ رفیقِ حیات رجسٹرڈ

گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴